LIBRARY
1? ... 2014

فہرست

اداریہ	سید نعمان الحق	۵

مضامین

کلاسیکی اُردو شاعری میں طنز و مزاح کی روایت	ابوالکلام قاسمی	۹
راشد: تخاطب، خود کلامی اور مکالمے کی تکنیک	تبسم کاشمیری	۲۳
افتخار جالب اور فیض کی دو نظمیں: ایک پڑھے لکھے قاری کی لفظی مینا کاری	سعادت سعید	۳۵
مشفق خواجہ: تحقیق و تخلیق کے انقلابی موڑ	معین الدین عقیل	۵۵
نذیر احمد کا غدر	آصف فرخی	۷۱
ہیر وارث شاہ کا ایک منظوم اُردو ترجمہ	محمود الحسن بزمی	۹۱
گلزار بطور افسانہ نگار	سید شبیر حسین	۱۲۳
غالب کے اُردو کلام کی ترتیب و تدوین کی روایت (۱۹۵۸ عیسوی تک)	محمد سعید	۱۵۵
مکتوبات جلال الدین رومی —— تعارف اور جائزہ	عظمیٰ عزیز خان	۱۸۳
انتظار حسین کے افسانے —— کافکائی مطالعہ	سفیر حیدر	۱۹۵
علی عباس حسینی کے خطوط بنام محمد طفیل: تحقیق و تدوین مع حواشی	رابعہ ظفر	۲۰۳
اُردو غزل میں اساطیری حوالے (۱۹۷۰ عیسوی کی دہائی میں)	سنبل نسیم	۲۶۷
مختار صدیقی کی شاعری میں ہیئتی اور موضوعاتی تجربے	طاہرہ صدیقہ	۲۹۳
مجید امجد کی شاعری میں تصورِ وقت	خرم علیم	۳۰۹
اُردو افسانے کی تنقید —— مختصر تحقیقی جائزہ	ایم خالد فیاض	۳۱۷

تبصرے

روئے اسی وی آں!	غلام حسین ساجد	۳۲۷
تنقیداورتخلیق کی کتھا——نوجوان ناول نگار	نجیبہ عارف	۳۳۳

انگریزی مضامین

Faiz Ahmed Faiz and N. M. Rashed: A Comparative Analysis 3

A. Sean Pue

The Material Limits of Ideal Bodies in Sarmad Sehbai's *Māh-e 'uryān* 19

Prashant Keshavmurthy

Abstracts 33

اداریہ

سالِ گزشتہ، جو ن۔م۔راشد کی صد سالہ تقریبات کا سال تھا، گورمانی مرکزِ زبان و ادب نے بنیاد کا اجراء کیا تھا۔ اس مجلّے کے پہلے شمارے کی تشکیل اسی رعایت سے اختصاصی تھی یعنی اس کا تمام مواد راشد سے متعلق رکھا گیا تھا۔ یہ بنیاد کا دوسرا شمارہ ہے اور اسی سلسلے کی اگلی کڑی ہے۔مگر یہ کڑی نئے فولاد کی ہے اور ایک نئی بھٹّی میں ڈھالی گئی ہے۔ ظاہری صورت اور داخلی جوہر، دونوں کے اعتبار سے، بنیاد کو ایک تازہ سانچے پر استوار کر دیا گیا ہے، اور نہج اس کا منقلب ہوگیا ہے۔

پاکستان کے ادبی کلچر میں اور تعلیمی اداروں میں ایک گہری روایت اردو رسائل اور مجلّات کے بہاو کی جاری رہی ہے اور یہ بات تسلیم کرنا لازم ہے کہ ان مطبوعات میں ایسے عالمانہ اور محققانہ مقالات اور مضامین چھپتے رہے ہیں اور ایسا عظیم تخلیقی مواد سامنے آتا رہا ہے کہ یہ سب کچھ اب اردو کی ادبی اور لسانی میراث کا بیش بہا سرمایہ ہے۔ صرف اورینٹل کالج میگزین اور محمد طفیل کے نقوش کے احسانات ہی کیا کم ہیں کہ سلسلہ ءکوہ کی طرح اردو کی وادی میں سرفراز اور پائیدار ایستادہ ہیں۔

لیکن اس کے باوجود اردو کی علمی دنیا میں ایک ضرورت، نہایت اشد ضرورت، باقی رہ گئی تھی —— اور وہ یہ کہ زبان و ادب کے دراسات کا ایک ایسا مجلّہ نمود میں آئے جس میں منہاجِ تحقیق اور متن کی ساخت سے لے کر اندراج کتابیات، نقلِ مصادر کی طرز، اور ایک خاص رسم الخط کے الفاظ کو دوسرے رسم الخط میں منتقلی کے طریق تک، تمام امور ایک اطے شدہ نظام کے تحت پیش کیے جائیں، ایسا نظام جو ہمارے اس تازہ دور کے عالمی تحقیقی اصولوں سے

مطابقت رکھتا ہو —— اور تحریروں کا محاورہ فرسودہ نہیں بلکہ معاصرانہ ہو جن میں علوم حاضرہ کے پس منظر سے بے خبری نفس مضمون کو از کار رفتہ نہ بناتی ہو اور ساتھ ہی انداز گفتار خطیبانہ نہیں بلکہ منکسرا اور طالب العلمانہ ہو۔ بنیاد نے اس ضرورت کو پورا کرنے کا عزم کیا ہے۔ اور یہ ایک جرأت مندانہ اور تاریخ ساز عزم اس اعتبار سے ہے کہ اس میں اردو تحقیقات کو عالمی علمی دھارے میں آباد کرنے کے امکانات پوشیدہ ہیں — اس بات کے امکانات کہ اردو زبان و ادب پر کیا جانے والا کام محض مقامی اور علاقائی نہ رہے بلکہ اس کو ایک بین الاقوامی سیاق مل جائے۔ اردو کی یہ وسیع تر آبادکاری نو وقت کا ایک شدید تقاضا ہے، ورنہ ڈر ہے کہ یہ میراث غرقاب ہو جائے گی —— وقت کے بدلے ہوئے اوامر و نواہی کی تفہیم اردو دنیا کے لیے اب ضروری ہوگئی ہے۔

ہم نے ہر مقالے میں کتابیات کو عالمی طرز کے مطابق کر دیا ہے اور یہ کام شکاگو مینول آف اسٹائل (*Chicago Manual of Style*) کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ عربی، فارسی اور اردو کے الفاظ کو لاطینی / رومن رسم الخط میں منتقل کرنے کے لیے ہم نے لائبریری آف کانگرس کے نظام کو چند معمولی تبدیلیوں کے ساتھ اپنا لیا ہے۔ اس عمل میں صوتیات (phonetics) اور حروف بندی (orthography) دونوں پیش نظر رہے ہیں۔ تمام مقالات کی تنقیح یا کاپی ایڈیٹنگ (copyediting) بہت احتیاط سے کی گئی ہے اور اگر اصل مسودے میں پروف کی غلطی پائی گئی ہے تو اس کو درست کر دیا گیا ہے۔ عبارت میں کہیں کہیں ردّ و بدل بھی کیا گیا ہے تاکہ وہ متین رہے اور شعلہ بیانی نہ بننے پائے، پھر امورِ حقیقت اور امورِ واقعہ کے بیان میں اگر مسودے میں کوئی سہو تھا تو اس کی بھی اصلاح ہوگئی ہے۔ طریقِ املا اور نقلِ مصادر (quotations) کے لیے بھی ہم نے ایک نظام وضع کر کے تمام مقالات میں یکسانیت پیدا کر دی ہے۔

جیسا کہ عالمی علمی دستور کا قاعدہ ہے ہم نے ہر مقالے کو معیار کی جانچ اور نظر ثانی کے لیے ماہرین کو بھیجا تھا، ان ماہرین کی رائے ہمارے لیے بڑی قدر و منزلت رکھتی ہے۔ چنانچہ تعلیمات والوں کی زبان میں یوں کہا جائے گا کہ بنیاد کے تمام مقالات ریفریڈ (refereed) ہیں اور ان کے معیار کا صداقت نامہ ہمارے پاس موجود ہے۔

میں گورمانی مرکز کے رفقائے کار، بطور خاص معین نظامی، کا تہِ دل سے ممنون ہوں کہ

انہوں نے بنیاد کے اجراء کا قائدانہ قدم اٹھایا اور میری دست گیری کی۔ مجلّے کی مجلسِ مشاورت میں اردو کے اہم اسکالروں اور قلم کاروں کے نام ہیں، ان تمام معزز شخصیات کے سامنے میں سراپا سپاس ہوں کہ اس مجلس کی رکنیت قبول فرما کر انہوں نے بنیاد کے اعتبار کو اور خود میرے اعتبار کو فزوں تر کر دیا ہے۔ پھر فاضل مقالہ نگار ہیں کہ جن کے بغیر بنیاد ایک خلا کا نام ہے۔ میں ان تمام لکھنے والوں کا بہت شکر گزار ہوں۔ بلال تنویر نے انگریزی حصّے کی تدوین میں جو خدمت انجام دی ہے اس کو بھی تسلیم کیا جانا چاہیے۔

اطیب گل بنیاد کے مدیر منتظم ہیں اور خدا نے ان کو عقاب کی سی بینائی دی ہے۔ اطیب نے جس محنت، عرق ریزی اور ''موشگافی'' کے ساتھ اس مجلّے کو عالمی معیار سے ہم آہنگ کرنے کا گراں قدر کام کیا ہے وہ اردو دنیا کا ایک اہم نقش ہونا چاہیے۔ طباعت اور ڈیزائن کی ذمہ داری محمد نوید کے سپرد تھی اور یہ ذمہ داری بطریق احسن پوری کی گئی ہے، نوید مبارک باد کے مستحق ہیں۔

میں نے بنیاد کے بارے میں بہت سے دعوے کر دیے ہیں اور اونچی آواز میں، بلند بانگ۔ مگر اس کے باوجود اس شمارے میں کوتاہیوں اور اغلاط کا باقی رہ جانا ہرگز معرض امکان سے باہر نہیں۔ میں پڑھنے والوں کا احسان مند رہوں گا اگر وہ ان کی نشان دہی کر دیں اور یوں میری بھی اصلاح ہو۔

سید نعمان الحق
مدیر اعلیٰ

فلاڈیلفیا، امریکہ
جون ۲۰۱۱ش ع